احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

پیر 15 مارچ 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 15 مارچ 2004ء 23 محرم 1425 ہجری-15 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 57

نور کا چھینٹا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیروں میں پیدا کی پھر اس پر اپنے نور کا چھینٹا ڈالا۔ جس نے یہ نور حاصل کیا ہدایت پائی۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا گمراہ ہو گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الایمان باب فی افتراق ھذہ الامۃ حدیث نمبر 2566)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر خدا کے کلموں کے لئے سمندر کو سیاہی بنایا جاوے تو سمندر ختم ہو جائے گا قبل اس کے جو خدا کے کلمے ختم ہوں اگر چہ کئی ایک سمندر اسی کام میں اور بھی خرچ ہو جاویں۔ (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 227)

ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بے نظیر ہے (۔) اگر ایک درخت کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کی جائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائے گا مگر اس پتے کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے اور اس میں سرّ یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔

''مخلوقات کی صفات اور خواص بھی کلمات ربی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں۔ سو ان معنوں کے رو سے اس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بے حد اور بے نہایت ہیں۔''

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 ص 60)

''یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 280)

یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ اگر علم سائنس یعنی طبعی خدا تعالیٰ کے تمام عمیق کاموں پر احاطہ کر لے تو پھر وہ خدا ہی نہیں۔ جس قدر انسان اس کی باریک حکمتوں پر اطلاع پاتا ہے وہ انسانی علم اس قدر بھی نہیں کہ جیسے ایک سوئی کو سمندر میں ڈبویا جائے اور اس میں کچھ سمندر کے پانی کی تری باقی رہ جائے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 282)

مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر وسطی ربوہ میں مڈل کلاسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ سر دست چھٹی اور ساتویں کلاس میں طالبات کے داخلہ جات کئے جائیں گے۔ داخلہ فارم سکول کے دفتر سے مورخہ 15 مارچ 2004ء سے دستیاب ہوں گے۔ داخلہ کی خواہشمند طالبات اپنے داخلہ فارم 28 مارچ 2004ء تک جمع کروا سکتی ہیں۔ دونوں کلاسوں کے لئے داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ ساتویں میں داخلہ کے لئے چھٹی کلاس کے سلیبس کے مطابق اور چھٹی کلاس میں داخلہ کے لئے پانچویں کلاس کے سلیبس کے مطابق (i) انگریزی (ii) اردو (iii) ریاضی تین مضامین کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔

ٹیسٹ کا شیڈول

☆ چھٹی کلاس میں داخلہ کا ٹیسٹ
مورخہ 3 اپریل 2004ء بوقت نو بجے صبح

☆ ساتویں کلاس میں داخلہ کا ٹیسٹ
مورخہ 4 اپریل 2004ء بوقت نو بجے صبح

داخلہ کیلئے منتخب طالبات کی لسٹ مورخہ 6 اپریل 2004ء کو سکول کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ واضح ہو کہ داخلہ کے وقت طالبہ کو برتھ سرٹیفکیٹ اور سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا لازمی ہوں گے۔ اس کے بغیر داخلہ نہ ہو سکے گا۔

(ہیڈ مسٹریس مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر ربوہ)

یتامیٰ کی تعلیم و تربیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:
اگر ان (یتیموں) کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں۔ اور نہ صرف ان کی اپنی زندگی منور ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ دوسروں کی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بن جاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

(مرسلہ۔ کفالت یتامیٰ کمیٹی)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

114

پرحکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

3 نمازی

دعویٰ نبوت کے ابتدائی تین سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عملی نمونہ سے نیز مخفی اور انفرادی طور پر تبلیغ فرماتے رہے جس کے نتیجہ میں آپ کے افراد خانہ حضرت خدیجہؓ، حضرت علیؓ، اور قریبی تعلق والوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زیدؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

اس زمانہ کا کچھ حال اسماعیل بن ایاس اپنے دادا عفیفؓ سے یوں بیان کرتے ہیں کہ میں تاجر آدمی تھا حج کے زمانہ میں منیٰ آیا۔ عباس بن مطلب بھی تاجر تھے۔ ان کے پاس کچھ خرید و فروخت کے لئے آیا۔ میرے وہاں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے خیمہ سے نکل کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ پھر ایک عورت اور ایک بچہ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ میں نے عباسؓ سے پوچھا کہ یہ کون سا دین ہے۔ ہمیں تو اس کی کچھ خبر نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ محمدؐ بن عبداللہ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے ان کو بھیجا ہے اور یہ کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔ ساتھ ان کی بیوی خدیجہؓ بنت خویلد ہیں جو آپ پر ایمان لے آئی ہیں۔ یہ لڑکا ان کا چچازاد علی بن ابی طالب ہے جو آپ پر ایمان لایا ہے۔ عفیف کہا کرتے تھے کاش اس وقت میں ایمان لے آتا تو میرا تیسرا نمبر ہوتا۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی جلد 2 ص 164)

جرمنی میں احمدیہ مشن کا قیام

1923ء کے آخر میں محترم مولوی مبارک علی صاحب بی اے بنگالی اور ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی کوشش سے یورپ میں دوسرا احمدیہ مشن جرمنی میں قائم ہوا۔ محترم مولوی مبارک علی صاحب جو 1920ء سے لندن میں دعوت الی اللہ کر رہے تھے لندن سے سیدھے برلن بھجوائے گئے اور حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے 26 نومبر 1923ء کو روانہ فرمایا جو 18 دسمبر 1923ء کو برلن پہنچے۔ جرمنی میں سب سے پہلے پروفیسر فرینزی ایل ایل ڈی اور ڈاکٹر اوسکا جیسے قابل مصنفوں کو احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور ان کی دیکھا دیکھی برلن کے کالجوں کے پروفیسر اور طلباء میں بھی تحقیق سلسلہ کی جستجو پیدا ہوگئی۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 411)

جلسہ مذاہب عالم کا اثر

حضرت مستری نظام الدین صاحب آف سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود اپنی بیعت کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

”خاکسار شہر سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ کام سپورٹس کا کرتا ہوں۔ 1895ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا درس قرآن سنا کرتا تھا۔ ان کی صحبت سے متاثر ہوکر 1896ء کے ماہ دسمبر میں جلسہ دھرم مہوتسو میں بہمراہی مولوی صاحب لاہور گیا۔ اور وہ جلسہ تمام کا تمام بغور سنتا رہا۔ دن کو جلسہ ہوتا تھا تو رات کو شیخ رحمت اللہ صاحب کی کوٹھی پر قیام رہتا تھا۔ وہاں پر شیخ صاحب کی پرہیز گاری اور دین داری یعنی نماز کی پابندی اور تہجد گزاری بھی دیکھنے میں آتی تھی۔ جلسہ مہوتسو میں میرے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک جج صاحب تھے ان کا رنگ سانولا سا تھا ان کو غالباً ملک خدا بخش یا ملک اللہ بخش کہتے تھے وہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تقریر کے پڑھے جانے کے دوران میں زار زار روتے تھے۔ وہیں سٹیج پر مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے۔ انہوں نے غالباً سبز چوغہ پہنا ہوا تھا۔ اور فل بوٹ پاؤں میں رکھتے تھے۔ ان کی شکل وہاں پہلے دیکھنے میں آئی تھی۔ جلسہ کا اثر سب پر تھا۔ اور سب پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اور اللہ کی قدرت و جبروت کا ایک نظارہ تھا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد مولوی صاحب کے ہمراہ قادیان پہنچ گئے وہاں حضرت اقدس کی زیارت کی۔ جو نہایت پُرنور شکل تھی۔ دیکھنے والے پر بغیر اثر کئے نہ رہتی تھی۔ ان دنوں بیت مبارک کے مشرق میں جو چھوٹی کوٹھڑی ہے وہاں پانی کے گھڑے اور وضو کا سامان ہوتا تھا۔ ظہر کی نماز سے پہلے حضرت اقدس تشریف لے آئے۔ اور کسی نے کہہ دیا کہ دو آدمی بیعت کریں گے۔ چنانچہ بندہ اس وقت وضوخانہ میں وضو کر رہا تھا۔ تو حضور نے آواز دی کہ آؤ میاں نظام الدین بیعت کرلو۔ بندہ آگے بڑھا اور حضور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔“

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 309)

(دین حق) میں تجارت کے جو اصول بتائے گئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر تجارتیں کامیابی سے چلتی ہیں۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

دوا ہے تمہارے پاس

ہم ہیں مریضِ عشق، دوا ہے تمہارے پاس
میرے مسیح دست شفا ہے تمہارے پاس

اک گھونٹ جو بھی چاہ سے چکھ لے وہ جی اٹھے
آب حیات، آب بقا ہے تمہارے پاس

دیکھی ہیں ہم نے آپ کی آنکھیں جھکی جھکی
اک دلنشین طرز حیا ہے تمہارے پاس

ایسا ہوا اسیر کہ واپس نہ جا سکا
دو چار دن . جو آ کے رہا ہے تمہارے پاس

آئے تھے جو شکار کو خود ہو گئے شکار
صیدوں کا اک ہجوم لگا ہے تمہارے پاس

تیغ دعا کی کاٹ کی ان کو خبر نہیں
شوخی سے غیر کہتے ہیں کیا ہے تمہارے پاس

صادق کے حق میں یہ بھی ہے قرآن کی دلیل
اک عمر یہ گزار چکا ہے تمہارے پاس

شرف قبول پا گیا عالی جناب میں
سادہ سا ایک حرف دعا ہے تمہارے پاس

ارشاد عرشی ملک

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب
سیدنا حضرت مسیح موعود

برکات الدعا

یہ عظیم کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 6 کے ص 1 تا 40 پر مشتمل ہے۔ اور اپریل 1893ء میں تالیف ہو کر شائع ہوئی۔

سرسید احمد خان صاحب نے ایک رسالہ بعنوان "الدعا والاستجابہ" تحریر کیا جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دعا کی حقیقت بجز اس کے کچھ نہیں کہ اضطرار کی جگہ صبر اور استقلال کی کیفیت کا پیدا ہو جانا جو لازمہ عبادت ہے یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سرسید احمد خان صاحب مرحوم کے اس رسالہ کے جواب میں رسالہ "برکات الدعا" تصنیف فرمایا۔ جس میں ان کے پیش کردہ دلائل کو معقولی اور منقولی رنگ میں رد کیا اور خارجی وحی اور دعا کی قبولیت کے متعلق اپنا تجربہ پیش فرمایا۔

خلاصہ مضامین

حضرت مسیح موعود نے اس گروہ کی جن کے قائد سرسید تھے آراء کا رد فرمایا جو فلسفہ مغرب سے متاثر ہو کر اور آیات قرآنیہ کی دور از کار تاویلات کر کے انہوں نے اختیار کئے تھے۔ اگرچہ وہ اپنے خیال میں دشمنوں کے حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ناواقفی سے درحقیقت وہ دین کی جڑ پر تیر چلا رہے تھے۔ پس حضرت مسیح موعود نے ایک طرف ایسے لوگوں کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کیا اور دوسری طرف دشمنان حق کو روحانی مقابلہ کیلئے للکارا اور دین حق کی صداقت اور قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا بہ دلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کیا۔

سرسید احمد خان نے اپنے ایک دوسرے رسالہ "تحریر فی اصول التفسیر" میں اپنے دوست سے تفسیر کے اصول مانگے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ خدمت بھی میں ہی کر دیتا ہوں کیونکہ بھولے کو راہ بتانا سب سے پہلے میرا فرض ہے۔ آپ نے تفسیر کیلئے سات معیار تحریر فرما کر لکھا کہ سید صاحب کی تفسیر ان ساتوں معیاروں سے اکثر مقامات میں محروم و بے نصیب ہے۔

پھر اس رسالہ کے آخر میں آپ نے پنڈت لیکھرام کے متعلق اپنی ایک قبول شدہ دعا کا بھی ذکر کر دیا۔

چنانچہ سرسید مرحوم کی زندگی میں ہی پنڈت لیکھرام کی ہلاکت سے متعلقہ پیشگوئی آفتاب نیمروز کی مانند پوری ہوگئی اور موافق ومخالف نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی شہادت دی۔

سرسید احمد خان کے خیالات

☆ آیت ادعونی استجب لکم میں استجابت کا وعدہ کیا ہے مگر ہزاروں دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

☆ ہونے والے اور نہ ہونے والے امور مقدر ہیں۔ جن امور کا ہونا مقدر نہیں قبولیت کا وعدہ ان پر صادق نہیں آ سکتا۔

☆ آیت میں دعا سے مراد عبادت ہے اور دعا کی حقیقت بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ ایک عبادت متصور ہو کر اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے اور اضطرار کی جگہ صبر واستقلال کی کیفیت کا دل میں پیدا ہو جانا جو لازمہ عبادت ہے یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے۔ (ص 5 تا 10)

حضرت مسیح موعود کے دلائل

☆ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مقدر کا لحاظ کرنا ہے تو پھر دوا کرنا اور نہ کرنا بھی برابر ہونا چاہئے جیسے دعا اور ترک دعا۔ لیکن سرسید باوجود تقدیر کے قائل ہونے کے دواؤں کے اثر کے منکر نہیں۔

☆ قضاء وقدر کو اللہ تعالیٰ نے اسباب سے وابستہ کر دیا ہے۔

☆ یہاں صرف فرض عبادت مراد ہو سکتی ہے کیونکہ صیغہ امر کا ہے جبکہ ہر دعا فرض نہیں ہے۔

دعا کی ماہیت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ (ص 9)

اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ معجزات انبیاء اور کرامات اولیاء کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ (ص 11)

اس آیت میں دعا سے مراد فرض عبادت ہے کیونکہ دعائیں فرض میں داخل نہیں۔ اور یہاں صیغہ امر کا اس دعا کو فرض قرار دے رہا ہے اور فرض دعا عبادت ہی ہو سکتی ہے۔ جو فرض ہے (ص 12)

سب دعاؤں کیلئے قبولیت کا وعدہ نہیں۔ بلکہ چاہوں تو قبول کروں یا نہ کروں ہے۔ (ص 13)

اگر ادعونی سے مراد دعا ہی لی جائے تو پھر وہ دعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو۔ اور تمام شرائط کو جمع کر لینا انسان کے اختیار میں نہیں۔ (ص 13)

تفسیر القرآن کے سات معیار

حضرت مسیح موعود نے اپنی اس کتاب میں قرآن کریم کی تفسیر کرنے کے درج ذیل سات معیار بیان فرمائے ہیں۔

سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کیلئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصدق ہو۔

دوسرا معیار رسول اللہ ﷺ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے۔ تو ••• فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسر القران برایہ فاصاب فقد اخطاء یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں وہاں موجب زیادت بصیرت بے شک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔ اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے اور بغیر نبوت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس پر وہ سب امور بطور انعام واکرام کے وارد ہو جاتے ہیں۔ جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔ سو اس کا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے اور سن کر بولتا ہے۔ (ص 17 تا 20)

وحی کی مثال

فرمایا:۔

"وحی کی مثال اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ دی جائے تو شاید کسی قدر تار برقی سے مشابہ ہے جو اپنے ہر ایک تغیر کی آپ خبر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے ایک خارجی اور شدید الاثر تصرف کا احساس ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ تصرف ایسا قوی ہوتا ہے کہ مجھ کو اپنے انوار میں ایسا دبا لیتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اس کی طرف ایسا کھینچا گیا ہوں کہ میری کوئی قوت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس تصرف میں کھلا اور روشن کلام سنتا ہوں۔ بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں۔ اور سچائی میں جو اثر اور ہیبت ہوتی ہے مشاہدہ کرتا ہوں اور وہ کلام بسا اوقات غیب کی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

نبی کریمؐ بحیثیت دوست

وفا ایک قیمتی جوہر ہے۔رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو خدا کے بندوں کے احسانات کی قدردانی نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔حقیقت یہ ہے وہ لوگ جو اپنے مولیٰ کے ساتھ وفا کے بے نظیر نمونے قائم کرکے دکھاتے ہیں انسانوں کے ساتھ تعلق اور دوستی میں ان سے بڑھ کر کوئی باوفا نہیں دیکھا گیا۔

نبی کریمؐ نے بحیثیت دوست بھی اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا۔حضرت ابوبکرؓ آپ کے ابتدائی زمانہ کے ساتھی تھے۔ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے ساتھ ان کی تکرار ہوگئی۔نبی کریمؐ کو پتہ چلا تو حضرت عمرؓ سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑو گے یا نہیں؟

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ)

بلالؓ اور زید بن حارثہؓ جو مکی دور ابتلاء کے ساتھی تھے اور حضرت ابوبکرؓ جو سفر ہجرت کے آڑے وقت میں ہمسفر تھے، فتح مکہ کی عظیم الشان فتح کے وقت ان ساتھیوں کو رسول کریمؐ نے فراموش نہیں کیا۔اس روز آپ کی شاہی سواری کے دائیں ابوبکرؓ تھے تو بائیں بلالؓ اور زیدؓ اگرچہ فوت ہو چکے تھے مگر اس کے بیٹے اسامہؓ کو آپ نے اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔اس طرح وفاؤں کے جلو میں یہ قافلہ مکے میں داخل ہوا۔(بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ)

غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی ہو رہی تھی اور نبی کریمؐ اپنے انصار اور مہاجرین دوستوں کے ساتھ مل کر یہ دعائیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔

اللھم لا خیر الا خیر الاخرہ
فاغفر الانصار والمھاجرہ

اے اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

رسول کریمؐ انصار مدینہ کی قربانیوں کی بہت قدر فرماتے تھے۔ایک دفعہ مدینہ میں انصار کی عورتیں اور بچے کسی شادی کی تقریب سے واپس لوٹ رہے تھے کہ رسول کریمؐ نے دیکھ لیا۔آپ ان کے سامنے جا کر کھڑے ہوگئے اور دو دفعہ وفور جذبات میں فرمایا ''خدا کی قسم! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔''

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب الانصار)

رسول کریمؐ کو اپنے خدام خاص سے خاص محبت تھی۔اور ان کی خدمات کا خاص احترام آپ کے دل میں ہوتا تھا۔اس سلسلہ میں شہدائے احد کی مثال قابل ذکر ہے۔جن سے حضور کو گہری دلی محبت تھی۔چنانچہ اپنی زندگی کی شاندار فتح غزوۂ خیبر سے واپس آتے ہوئے جب احد مقام پر پہنچے تو وادیٔ احد کے شہید آپؐ کو یاد آئے۔جن کے خون سے یہ وادی لالہ رنگ ہوئی تھی۔اور جن کو ان کے خونوں سمیت احد کے دامن میں دفن کیا گیا تھا۔آپ وادی احد سے گزرتے ہوئے فرمانے لگے۔احد کو ہم سے محبت ہے اور ہمیں احد سے۔مراد اہل احد سے تھی۔ان مسکینوں سے جو دامن احد میں زیر خاک تھے اور ان زندوں سے بھی جو وادیٔ مدینہ میں آباد تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ شہدائے احد کی شہادت کے آٹھ سال بعد (یعنی 11ھ میں اپنی وفات کے سال) رسول کریمؐ نے احد کے شہیدوں پر جا کر دعا کی۔صحابہؓ کہتے ہیں ایسے لگتا تھا جیسے آپ زندوں کے ساتھ مردوں کو بھی الوداع کہہ رہے ہیں۔

دوستوں کے لئے غیرت

فتح مکہ کے سفر میں مرالظہران میں پڑاؤ کے دوران حضرت عبداللہؓ بن مسعود اپنے چھریرے بدن اور پتلی ٹانگوں کی وجہ سے پھرتی سے درختوں پر چڑھ جاتے اور کالی کالی پیلو اتار کر لاتے۔بعض صحابہؓ ان کی دبلی پتلی ٹانگوں کا مذاق اڑانے لگے۔آپؐ نے دیکھا کہ مذاق استہزاء کا رنگ اختیار نہ کر جائے۔تب اپنے اس صحابی کے لئے آپؐ کو غیرت آئی۔فرمایا اس کی سوکھی ہوئی ٹانگوں کو حقارت سے مت دیکھو۔اللہ کے نزدیک یہ بہت وزنی ہیں۔

(الطبقات الکبری ابن سعد جز 3ص155)

دیرینہ ساتھی کے والد کا لحاظ

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ صحن کعبہ میں تشریف فرما تھے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے بوڑھے باپ ابوقحافہ کو ہمراہ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رفقاء سے حسن سلوک اور کمال عجز و انکسار ملاحظہ ہو۔اپنے دیرینہ جانی رفیق حضرت ابوبکرؓ کے والد جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کو دیکھ کر فرمانے لگے۔''اپنے بزرگ اور بوڑھے باپ کو آپ گھر میں ہی رہنے دیتے اور مجھے موقع دیتے کہ میں خود ان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔''حضرت ابوبکرؓ اس شفقت پر وارے جاتے ہیں کمال ادب سے عرض کیا ہے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا زیادہ حق بنتا تھا کہ چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں بجائے اس کے کہ حضورؐ بنفس نفیس تشریف لے جاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے بٹھا کر ابوقحافہ کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے کہ اب اسلام قبول کر لیجئے۔ان کا دل تو رسول اللہ محبت بھری باتوں سے پہلے ہی جیت چکے تھے۔ابوقحافہ کو انکار کا یارا کہاں تھا انہوں نے فوراً سر تسلیم خم کیا۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان سے دل لگی کی باتیں کرنے لگے ان کے بالوں میں سفیدی دیکھی تو فرمایا کہ خضاب وغیرہ لگا کر ان کے بالوں کا رنگ تو بدلو۔

(السیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد۴ صفحہ۹۱)

فتح مکہ اور انصار مدینہ سے وفا

جب مکہ کی عظیم الشان فتح سے خدا کے رسولؐ اور جماعت مومنین خوش ہو رہے تھے عین اس وقت ایک عجیب جذباتی نظارہ دیکھنے میں آیا۔ہوا یوں کہ کچھ عشاق رسولؐ انصار مدینہ کے دلوں میں یہ وسوسے جنم لے رہے تھے۔ان کے دل اس وہم سے بیٹھے جا رہے تھے کہ ہمارے آقا و رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کے بعد کہیں اپنے اس وطن مالوف میں ہی مستقل قیام نہ فرمالیں۔یہ وساوس قلب و دماغ سے نکل کر زبانوں پر آنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے جس محبت و رأفت کا سلوک فرمایا ہے اس سے وطن کے ساتھ آپ کی محبت بھی ظاہر ہے۔اگر یہ محبت غالب آگئی اور آپ یہیں رہ گئے تو ہمارا کیا ٹھکانہ ہوگا۔کہتے ہیں عشق است ہزار بدگمانی۔دراصل یہ وسوسے انصار مدینہ کے عشق صادق کے آئینہ دار تھے۔کمزوری اور مظلومی کے زمانہ کے ان ساتھیوں کے ٹوٹے دلوں کی ڈھارس بھی ضروری تھی۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی انصار کی ان قلبی کیفیات سے اطلاع فرمائی۔آپ نے انصار مدینہ کا ایک الگ اجتماع کوہ صفا پر طلب فرمایا اور ان سے مخاطب ہوئے کہ کیا تم لوگ یہ باتیں کر رہے ہو کہ محمدؐ پر اپنے وطن اور قبیلے کی محبت غالب آگئی ہے؟ انصار نے سچ سچ اپنے خدشات بلا کم و کاست عرض کر دیئے۔تب خدا کے رسولؐ نے اطمینان دلاتے ہوئے بڑے جلال سے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو دنیا مجھے کیا نام دے گی؟ میں پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ تو سہی کہ بھلا دنیا مجھے کس اچھے نام سے یاد کرے گی؟ اور میرا نام تو محمدؐ ہے یعنی ہمیشہ کیلئے تعریف کیا گیا۔تم مجھے کبھی بے وفا نہیں پاؤ گے۔بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔وہ وطن جو میں نے خدا کی خاطر چھوڑا تھا اب میں لوٹ کر کبھی اس میں واپس نہیں آ سکتا ہوں۔اب میں تمہارا جیون مرن کا ساتھی بن چکا ہوں۔میرے مکہ میں رہ جانے کا کیا سوال؟ اب تو سوائے موت کے مجھے کوئی اور چیز تم جیسے وفاداروں اور پیاروں سے جدا نہیں کر سکتی۔

انصار مدینہ جو جذبات عشق سے مغلوب ہو کر ان وساوس میں مبتلا ہوئے تھے سخت نادم اور افسردہ ہوئے کہ ہم نے ناحق اپنے آقا کا دل دکھایا۔پھر کیا تھا وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔انہوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم! ہم نے جو یہ بات کی تو محض خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ پیار کی وجہ سے کی تھی کہ اس سے جدائی ہمیں گوارا نہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان وفادار ساتھیوں کو دلاسا دیا اور فرمایا اللہ اور رسول تمہارے اس عذر کو قبول کرتے ہیں۔اور تمہیں مخلص اور سچا قرار دیتے ہیں۔

(مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکہ)

رسول کریمؐ کو قدیم دوستانہ تعلقات کا بہت پاس ہوتا تھا۔اور ایک عجب وفا اور پاس عہد کے ساتھ ان کو زندہ رکھتے تھے۔کسی کی نیکی فراموش نہ کرتے تھے۔

نجاشی شاہ حبشہ کا وفد آیا تو آنحضرتؐ ان کی خدمت کے لئے خود کمربستہ ہوگئے۔صحابہ نے عرض کیا ہم آپ کی طرف سے نمائندگی کر دیں گے۔آپ نے فرمایا انہوں نے ہمارے دوستوں کی عزت کی تھی اور میرا دل کرتا ہے کہ خود ان کی خدمت کرکے ان کا بدلہ چکاؤں۔

(دلائل النبوہ للبیہقی جلد2ص307)

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد بھی ان کی سہیلیوں کو تحائف بھجوا کر انہیں یاد رکھتے۔

(بخاری کتاب المناقب باب تزویج النبی خدیجہ)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ ایک دفعہ ایک بڑھیا نبی کریمؐ کے پاس آئی۔حضور کی باری میرے ہاں تھی۔آپ نے اس کا تعارف پوچھا وہ کہنے لگی۔میں جثامہ ہوں مزنی قبیلہ سے میرا تعلق ہے۔آپ نے فرمایا ہاں ہاں تم تو مزنی قبیلہ کی بہت اچھی عورت ہو۔تم کیسی ہو؟ احوال کیا ہیں؟ ہمارے مدینہ آجانے کے بعد تم پر کیا گزری؟ وہ کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسولؐ! ہم خیریت سے ہیں۔حضورؐ اس سے نہایت شفقت سے باتیں کرتے رہے۔جب وہ چلی گئی تو میں نے تعجب سے کہا یا رسول اللہؐ! ایک بڑھیا کے لئے اتنا تپاک اور التفات؟ فرمانے لگے ہاں! یہ عورت خدیجہؓ کی زندگی میں ہمارے گھر آتی تھی اور زمانے سے وفا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

(مستدرک حاکم جلد1ص16)

فتح حنین کے بعد ایک لڑکی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آپ کی رضاعی بہن شیماء ہوں۔رسول کریمؐ نے کمال محبت سے اپنی چادر اس کے لئے بچھا دی اور فرمایا جو چاہیے مانگو اور جس کی سفارش کرو قبول کی جائے گی۔

(دلائل النبوہ للبیہقی جلد5ص200)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت عثمانؓ مجھے ہمراہ لے کر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تعارف میں کچھ تعریفی کلمات کہنے لگے تو آپؐ نے فرمایا سائب کے بارے میں تم بے شک مجھے کچھ زیادہ نہ بتاؤ میں اسے زمانۂ جاہلیت سے جانتا ہوں کہ یہ میرا دوست رہا ہے۔

(مسند احمد جلد3ص425)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی کہ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔'' (الوصیت)

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیماریوں اور جسمانی کمزوری کے باوجود آخر دم تک خدمت کی توفیق بخشی

(انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب)

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

موصوف کے ساتھ اس عاجز کو ایک گوناں تعلق تھا جب یہ عاجز تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخل ہوا تو اس وقت شیخ محبوب عالم خالد صاحب اردو کے پروفیسر اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے خاص احباب میں شمار ہوتے تھے۔ یہ 1960ء کا ذکر ہے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں ناظر مال کی ذمہ داری سونپی۔ چند سال حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ ناظر مال کے طور پر انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ کئی خطبات جمعہ اور تقاریر جو وہ دوروں کے دوران کرتے تھے سننے کا موقع ملا۔ بہت ایمان افروز واقعات بیان کرتے تھے اور قرآن کی انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں بے شمار آیات ازبر ہوتی تھیں جو اپنے خطبہ یا تقریر میں برموقع Quote کرتے رہتے تھے حضرت مسیح موعود کے بہت قیمتی اقتباس انہوں نے سنبھالے ہوتے تھے اور وہ خاص انداز سے پڑھ کر سناتے تھے۔

جب یہ عاجز مظفرگڑھ میں تھا تو اس دوران انہوں نے کئی دورے مظفرگڑھ کے کئے۔ ضلع بھر کے صدران کی میٹنگ کرتے تھے اور پھر نہایت خوشگوار ماحول میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور لازوال برکات کا بہت اثر کرنے والے انداز میں ذکر فرماتے تھے یوں لگتا تھا کہ ان کی باتیں دلوں میں داخل ہو کر گہرا اثر کر رہی ہیں اور خدا تعالیٰ اور رسولؐ کی محبت بڑھانے کا باعث بن رہی ہیں۔ ان کا قیام سابق امیر ضلع مظفرگڑھ محترم کیپٹن (ر) ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب کے بنگلے پر ہوتا تھا وہ آپ کے خوب مزاج شناس تھے آپ بہت دعا گو بزرگ تھے۔ بہت دعائیں کرتے تھے۔ زبان پر ہر وقت ذکر الٰہی جاری رہتا تھا۔ جس کا ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے۔

خاکسار جن بزرگوں کو دعا کے لئے لکھتا رہتا تھا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ اکثر بڑی سرعت سے جواب آتا تھا۔

حیات ناصر کیلئے انٹرویو

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ خاکسار کو "حیات ناصر" کی تصنیف کے سلسلہ میں ان کا ان کے نظارت مال کے دفتر میں انٹرویو کرنے کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ لاہور گورنمنٹ کالج میں پڑھتے رہے اور احمدیہ ہوسٹل میں بھی اکٹھے رہتے رہے۔ حضور کی نوجوانی میں بھی پاکیزہ سیرت اور حیادار طبیعت کا خاص طور پر ذکر کرتے رہے اور کئی واقعات سنائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جب قائم ہوئی تو اس کے ابتدائی (Pioneer) ممبروں میں سے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے آغاز اور آگے ذیلی تنظیموں اور جماعت کی ترقی کا تفصیل سے ذکر کرتے رہے۔

خلافت ثالثہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ 1974ء کے نامساعد حالات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ساری ساری رات خدا کے حضور سجدے میں رہتے تھے اور دعائیں کرتے رہتے تھے۔ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ حضور نے آپ کو خود بتایا کہ 36 گھنٹے سے ایک منٹ بھی نہیں سو سکا حضور کے انتخاب خلافت کے بارے میں بھی چشم دید واقعات کا ذکر کرتے رہے۔ کہنے لگے انتخاب خلافت کے وقت آپ کا غم سے برا حال تھا۔ بعض ہم عصر صاحبزادگان کے ساتھ بیت مبارک میں پہنچے اور پیچھے ستون کے عقب میں اندھیرے میں سر جھکا کر بیٹھ گئے اور دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔ حضور فرماتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں کیا کارروائی ہوئی اور کیسے میرا نام پیش ہوا۔ آپ سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے جب آپ کے انتخاب کا اعلان ہوا تو آپ کو اٹھا کر محراب کی طرف لے گئے۔ (یہ حوالہ حیات ناصر جلد اوّل کے صفحہ 365 پر چھپ چکا ہے)

خاکسار سے ذاتی تعلق

اس عاجز کو کئی بار فرمایا مجھے آپ سے بہت محبت ہے میں آپ کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ (اللہ انہیں اجر عظیم بخشے۔ آمین)

خاکسار کا مظفرگڑھ سے جب ٹرانسفر ہوا اور ہیڈ آفس ابھی کہیں Posting کا فیصلہ نہیں کر رہا تھا تو خاکسار کو از خود ایک خط لکھ کر دیا کہ خاکسار کو مرکز میں براہ راست چندہ ادا کرنے کی اجازت ہے۔ پھر پشاور Posting ہوئی تو وہاں چندہ دینا شروع کیا کچھ سالوں کے بعد خاکسار کا تبادلہ اٹک ہو گیا۔

ان دنوں محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے عہدہ پر فائز ہو چکے تھے۔ خاکسار ان کے پاس حاضر ہوا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک ملاقات جاری رہی۔ ضلع اٹک کی ایک ایک جماعت کا پوچھتے رہے اور بطور صدر صدر انجمن احمدیہ اپنی تقرری پر اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے چلے گئے۔ کچھ آیات قرآنیہ لکھ کر رکھی ہوئی تھیں۔ فرمانے لگے اب اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کے مالی بوجھ اتار دیئے ہیں اور بطور انعام انجمن کا اعلیٰ ترین عہدہ بخشا ہے۔ یہ محض خدا کا فضل اور اس کا بے حد احسان ہے۔

مہربان اور دعا گو بزرگ

بہت مہربان اور دعا گو بزرگ تھے۔ خاکسار کی ایک بچی کی دسمبر 2002ء میں شادی ہوئی۔ خاکسار نے شیخ محبوب عالم خالد صاحب کو بھی دعوت نامہ بھیجا۔

آپ ناسازئ طبع کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ تاہم فون پر مبارک باد دی۔ اگلے روز دفتر جاتے ہوئے خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ خاکسار تو گھر پر موجود نہیں تھا لیکن اہلیہ سے معذرت بھی کر گئے اور ڈھیروں دعائیں بھی دے گئے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم بخشے)

خاکسار ان کو دعا کے لئے لکھتا رہتا تھا۔ اور بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا تھا خاکسار نے جس جس بچے کا دعا کے لئے لکھا اس کا نام لے کر دعا کی اور اپنے خط میں نام لے کر ذکر فرمایا یہ ان کی ذاتی محبت اور شفقت تھی اور اس ناچیز پر بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

صابر، شاکر، عہدوں اور امانتوں کی پابندی کرنے والے انسان تھے اور نہایت عاجزی اور فروتنی اور انکساری اختیار کرنے والے تھے۔ دوسروں کے غم اور خوشی میں شامل ہوتے تھے۔

قیمتی نصائح

ان کی شفقتوں اور طبیعت کی نرمی کی وجہ سے خاکسار دل کھول کر ان کو دعا کے لئے اپنے مسائل لکھتا رہتا تھا اسی قسم کے ایک خط کے جواب میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ:

"ہمارا خدا قدرتوں والا خدا ہے اس کے حضور سجدے میں گر جائیں اور اس وقت تک سر نہ اٹھائیں جب تک آپ کی تسلی نہ ہو جائے......... حضرت خلیفہ ثانی کا شعر ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی بہت محبت تھی اپنی گفتگو میں ہر دوسرے فقرے کے بعد حضور کا ذکر فرماتے اور حضور کو دعا کے لئے لکھنے کی ہمیشہ نصیحت کرتے۔

خلافت اور خاندان مسیح موعود کا احترام

جب آپ صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) ناظر اعلیٰ تھے۔ تو خاکسار سے ذکر کیا کہ میاں صاحب میرا بہت خیال رکھتے ہیں اور میرے ساتھ بیٹھ کر انجمن کے اجلاس میں میری معاونت کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے دل میں خلافت اور خاندان مسیح موعود کا بے حد احترام تھا۔

آپ کے سینے میں جماعت کا بہت درد تھا۔ اور استحکام خلافت اور ترقی دین کے لئے ہر وقت دعا گو رہتے تھے اور ہمیں بھی نصائح کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سب نیک خواہشات انشاء اللہ ضرور پوری فرمائے گا۔

عباد الرحمٰن والے اوصاف

حقیقت میں حضرت شیخ محبوب عالم خالد صاحب عاجزانہ راہوں پر چلنے والے فروتنی اختیار کرنے والے، دعا گو اور ہر آن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے کامل وفا کے ساتھ انہوں نے خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت اور مسلسل خدمت دین میں زندگی گزاری، نہایت عبادت گزار، دعا گو، ساری استعدادوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پختہ کیریکٹر کے مالک تھے۔ جن کی ساری زندگی خدمت دین میں گزری۔ اتنے اونچے مقام حاصل کرنے کے باوجود اپنے آپ کو ہمیشہ کچھ نہ سمجھا اور ناچیز خادم سلسلہ میں گردانتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں اپنے پیاروں کے ساتھ جگہ دے۔ اور اپنے قرب میں درجات بڑھاتا رہے اور ان کی اولاد در اولاد کو ان کی نیکیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

انٹرنیٹ ریڈیو اور اس کا استعمال

ریڈیو کی براڈ کاسٹنگ کا آغاز 1920ء کی دہائی میں ہوا مگر اس کی شہرت 1954ء میں ٹرانزسٹر ریڈیو کے وجود میں آنے کے بعد بہت زیادہ پھیلی۔ انٹرنیٹ ریڈیو کو 90ء کی دہائی کے آخری سالوں میں متعارف کروایا گیا اور اس نے نہایت ہی تیزی سے ترقی کی۔

انٹرنیٹ ریڈیو سے آپ اپنے کمپیوٹر کے ڈیسک ٹاپ سے کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت ہونے والی براڈ کاسٹنگ کو سن سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ ریڈیو نے پروگرامنگ کو روایتی براڈ کاسٹرز سے انفرادی، مختلف آرگنائزیشن اور حکومتی سطح پر اپنی پروگرامنگ کو پھیلایا ہے۔ یوں انٹرنیٹ ریڈیو نے براڈ کاسٹنگ کو ایک نئی راہ دکھائی۔

انٹرنیٹ ریڈیو کے تیزی سے پھیلنے کی ایک وجہ اس کی جغرافیائی حد نہ ہونا ہے۔ روایتی ریڈیو کی براڈ کاسٹنگ کی ایک حد ہے۔ عام طور پر ریڈیو کی براڈ کاسٹنگ 100 میل تک سنی جا سکتی ہے مگر انٹرنیٹ ریڈیو کی براڈ کاسٹنگ کو دنیا میں کسی بھی جگہ سنا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ ریڈیو صرف آواز تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ تصاویر کا بھی اچھا استعمال کر سکتے ہیں جبکہ میسج بورڈ اور چیٹ رومز کی مدد سے انٹرنیٹ ریڈیو کو مزید پرکشش بنایا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ ریڈیو کی براڈ کاسٹنگ کو آن لائن کرنے کے لئے روایتی ریڈیو کی نسبت اخراجات بہت کم ہیں۔

انٹرنیٹ ریڈیو بنانے کے لئے آپ کو سی ڈی پلیئر سافٹ ویئر جو میوزک چلا سکیں۔ مائیکروفونز، آڈیو مکسر، آؤٹ بورڈ آڈیو گیئر جن میں ایکولائزر وغیرہ شامل ہیں۔ ڈیجیٹل آڈیو کارڈ، کمپیوٹر میں انکوڈر سافٹ ویئر اور سٹریمنگ میڈیا یا سرور کی ضرورت ہوتی ہے۔

انٹرنیٹ پر آواز بھیجنا نہایت ہی آسان ہے۔ براڈ کاسٹر کے کمپیوٹر میں آواز ساؤنڈ کارڈ کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔ انکوڈر سسٹم اس آواز کو سٹریمنگ فارمیٹ میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ کمپریسڈ آواز سرور کو بھیج دی جاتی ہے۔ سرور پر ہائی بینڈوتھ کنکشن ہونا ضروری ہے۔ سرور اس آڈیو آواز کو سننے والے کے کمپیوٹر میں موجود سافٹ ویئر یا پلگ ان میں بھیج دیتا ہے۔ یوں یہ سافٹ ویئر ڈیٹا سٹریم کو آواز میں تبدیل کر دیتا ہے اور سننے والا اپنے کمپیوٹر کے ساتھ لگے سپیکرز کی مدد سے آڈیو سن لیتا ہے۔

انٹرنیٹ پر آڈیو بھیجنے کے لئے دو طریقہ کار استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک طریقہ ڈاؤن لوڈنگ کہلاتا ہے جبکہ دوسرا طریقہ سٹریمنگ میڈیا ہے۔ ڈاؤن لوڈز میں آڈیو کی فائل یوزر (User) کے کمپیوٹر میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ ڈاؤن لوڈز میں فائل کا مشہور فارمیٹ Mp3 ہے جبکہ FTP یا ویب کے ذریعے کسی بھی قسم کی فائل کو بھیجا جا سکتا ہے۔ سٹریمنگ آڈیو میں فائلیں یوزر کے کمپیوٹر میں محفوظ نہیں ہوتیں بلکہ ڈائریکٹ پلے ہو جاتی ہیں۔

(خبریں سنڈے میگزین 8 فروری 2004ء)

بقیہ صفحہ 3

باتوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایسا تصرف اور اخذ خارجی ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا ثبوت ملتا ہے۔ اب اس سے انکار کرنا ایک کھلی کھلی صداقت کا خون کرنا ہے۔"

کرامات دعا

فرمایا:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں (۔) اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(ص 10-11)

ایک شبہ کا ازالہ

فرمایا:۔

"اور اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے یا ان کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب تقدیر علاج پورے طور پر میسر آ جاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے۔ یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادۂ الٰہی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے۔ پس سید صاحب کی سخت غلطی ہے کہ وہ نظام جسمانی کا تو اقرار کرتے ہیں مگر نظام روحانی سے منکر ہو بیٹھے ہیں۔

بالآخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سید صاحب اپنے اس غلط خیال سے توبہ نہ کریں اور یہ کہیں کہ دعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے تو میں ایسی غلطیوں کے نکالنے کے لئے مامور ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سید صاحب کو اطلاع دوں گا۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپوا دوں گا مگر سید صاحب ساتھ ہی یہ بھی اقرار کریں کہ وہ بعد ثابت ہو جانے میری دعویٰ کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں گے۔" (ص 11-12)

دعا

فرمایا:۔

اور اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے گا۔ بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے کہ اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل اور مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں۔ اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جائیں کہ جو سچے ...... کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ بالخصوص قوم انگریز جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔" (ص 40)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35948 میں ضیاء الحق کوثر ولد انعام الحق کوثر قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ضیاء الحق کوثر ولد انعام الحق کوثر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 صباحت احمد چیمہ وصیت نمبر 32986 گواہ شد نمبر 2 اظہر حمید طارق وصیت نمبر 33247

مسل نمبر 35949 میں محمد فاتح احمد ناصر ولد ڈاکٹر ناصر احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد فاتح احمد ناصر ولد ڈاکٹر ناصر احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35950 میں امۃ الحسیب ندرت بنت شاہ محمد حامد گوندل قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں

ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحسیب ندرت بنت شاہ محمد حامد گوندل طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 احمد سلام طاہر گوندل برادر موصیہ

مسل نمبر 35952 میں خلیل احمد ولد ظہور احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خلیل احمد ولد ظہور احمد بھٹی دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام اسلم ولد حشمت علی دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہد ولد محمد انور صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ

مسل نمبر 35953 میں رخسانہ تبسم بنت حمید احمد قوم سلن جٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی 7 گرام مالیتی -/4500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ [illegible] روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رخسانہ تبسم بنت حمید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق خان ولد عبدالکریم خان نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35955 میں عطیہ قمر بنت عبدالمجید بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیہ قمر بنت عبدالمجید بھٹی نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 حکیم فرید احمد ولد حکیم خورشید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35956 میں فاخرہ امین بنت صدیق احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فاخرہ امین بنت صدیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

مسل نمبر 35957 میں محمد افضل دیو ولد محمد یونس قوم دیو جٹ پیشہ تجارت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان و دوکانیں رقبہ ساڑھے چار مرلے واقع نصیر آباد رحمان ربوہ کا نصف حصہ مالیتی -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد افضل دیو ولد محمد یونس نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 حکیم فرید احمد ولد حکیم خورشید احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد نصیر آباد رحمان ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم شیخ محمد وسیم صاحب ومکرمہ مصورہ ناہید صاحبہ آف دارالعلوم شرقی ربوہ (قدوس کریانہ سٹور اقصیٰ روڈ) تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے بیٹے مکرم شیخ محمد احسن صاحب کی شادی مورخہ 24 جنوری 2004ء کو ہمراہ مکرمہ رضوانہ سلامت صاحبہ بنت مکرم سلامت علی صاحب آف دارالفتوح ربوہ سے انجام پائی۔ اسی دن مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بعد نماز عصر دارالفتوح میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ مورخہ 25 جنوری 2004ء کو دارالعلوم شرقی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دولہا مکرم شیخ محمد اسلم صاحب مرحوم آف دنیا پور کا پوتا اور مولوی نذر احمد خان صاحب مرحوم کارکن دفتر امور عامہ کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت لکھتے ہیں۔ خاکسار کے سسر مکرم مرزا محمد شفیع صاحب عمر 80 سال مورخہ 8 فروری 2004ء کو احمدیہ کالونی خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم محمد رفیع خاور صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بعد تدفین احمدیہ قبرستان میں دعا بھی کروائی۔ مرحوم اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ مرحوم نے پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے مکرم مرزا ناصر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم مرزا منیر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ککی نو ضلع جھنگ، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب اور مکرم مرزا عرفان قیصر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سوگوار چھوڑے ہیں چھوٹے 2 لڑکوں اور ایک لڑکی کے علاوہ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع اٹک لکھتے ہیں۔ میرے چھوٹے بیٹے محمود فاتح احسن صاحب اور میری ایک بیٹی راشدہ طلعت صاحبہ نے بارانی یونیورسٹی سے علی الترتیب کمپیوٹر انجینئرنگ کے ڈگری کورس کا فائنل امتحان اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ڈگری کورس کے تیسرے سال کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام سے دونوں بچوں کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مجلس نابینا ربوہ کی ایک تقریب

مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 22 فروری 2004ء کو یوم مصلح موعود کی مناسبت سے بیوت الحمد ربوہ میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالرشید تبسم صاحب مربی سلسلہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ادریس احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعود کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔ بیوت الحمد پارک کی انتظامیہ نے جملہ ممبران مجلس نابینا کو پارک کا تعارف کرایا۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اسی تقریب کے سلسلہ میں شام 4 بجے گراؤنڈ عقب خلافت لائبریری میں نابینا ممبران کے درمیان کرکٹ کا دلچسپ میچ بھی ہوا۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل منور احمد بجے صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل اضلاع بالائے سندھ کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 15 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:56
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2004ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔ نام ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہوتو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

4۔ درخواست پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 3۔ اپریل بروز ہفتہ صبح 6:30 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون از ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 4۔ اپریل بروز اتوار صبح 6:30 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 2۔ اپریل بروز جمعۃ المبارک دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرستہ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔

عارضی لسٹ اور تدریس آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 6۔ اپریل 2004ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرستہ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز 10۔ اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔ حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس۔ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

پوسٹ کوڈ-35460 فون: 04524-212473

(نظارت تعلیم)

جنگ سینیگال ۔ ماریطانیہ

براعظم افریقہ کے ممالک سینیگال اور ماریطانیہ کے مابین 1989ء سے 1991ء تک سرحدی جنگ جاری رہی۔ تنازعہ یہ تھا کہ وادی دریائے سینیگال میں جو سینیگال اور ماریطانیہ کے درمیان سرحدی علاقہ ہے، وسط اپریل 1989ء میں دو سینیگالی دیہاتیوں کو ماریطانیہ کے سرحدی فوجیوں نے جاسوسی کے شبے میں ہلاک کردیا۔ یہ معمولی سا واقعہ باہمی شبہات کے باعث بہت سے تنازعات کا پیش خیمہ ثابت ہوا، جن کی بناء پر ڈیڑھ برس تک دونوں ممالک ایک دوسرے سے برسرپیکار رہے۔ 1990ء میں افریقی اتحاد کی تنظیم OAU نے ثالثی کی پیش کش کی۔ اس ثالثی کے لئے دونوں جانب سے رضامندی کی علامت نظر نہ آئی۔ تاہم بعد میں سینیگال کے صدر Abdou Diouf نے جنگ بندی کی پیش کش کی اور 18 جولائی 1991ء میں معاہدہ امن کے تحت جنگ بندی عمل میں آئی۔

داڑھی اور لمبے بال رکھنے پر پابندی ترکمانستان کے صدر مراد نیازوف نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے تحت ترکمانی نوجوانوں پر پابندی لگائی گئی ہے کہ وہ داڑھی اور لمبے بال نہیں رکھ سکتے۔ اس سے پہلے وہ کاروں میں ریڈیو سننے اور سرعام سگریٹ پینے پر پابندی لگا چکے ہیں۔

غریب ملکوں کا خدا پر زیادہ ایمان ہے دنیا خدا کے بارے میں کیا سوچتی ہے اس موضوع پر کئے جانے والے بی بی سی کے سروے کے مطابق نائیجیریا کے لوگوں کا خدا پر زیادہ ایمان ہے جبکہ جنوبی کوریا کے لوگوں کا خدا پر ایمان سب سے کم ہے۔ سروے میں دس ملکوں میں دس ہزار لوگوں سے ان کے عقیدے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا مذہب اچھائی کی علامت ہے یا جنگ کی وجہ۔ جائزے کے مطابق غریب ملکوں کے لوگوں کا خدا پر ایمان زیادہ ہے تاہم امریکہ میں دس میں سے سات امریکیوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنے عقیدے کیلئے اپنی جان تک دے سکتے ہیں۔

اب بغیر آپریشن کے

خواتین کیلئے جدید ٹیکنالوجی سے موثر علاج

THERMACHOICE

خدا کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں اب یہ جدید طریقہ علاج موجود ہے۔ جس سے ایسی خواتین استفادہ کر سکتی ہیں جن کو بے قاعدہ یا زیادہ مقدار میں خون پڑتا ہے۔

☆ اس طریقہ علاج میں بڑے آپریشن کی ضرورت نہیں ہے

☆ ہسپتال میں قیام صرف ایک دن کیلئے ہے۔

☆ یہ عمل بین الاقوامی طور پر مصدقہ، محفوظ اور موثر ہے

☆ دنیا بھر میں پونے دو لاکھ سے زائد خواتین اس عمل سے استفادہ کرچکی ہیں۔

☆ یہ سہولت پاکستان میں بہت کم جگہوں پر میسر ہے۔

مزید معلومات کیلئے 213909 پر گائنی آؤٹ ڈور سے رابطہ کریں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

tel:213970-211373-212659
www.foh-rabwah.org

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ

برانچ-10- حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 7441210۔ موبائل-0300-8458676

چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور۔ 4 بلاک کمرشل گول پلازہ نزد سرکل DHA

فون آفس:- 5740192 موبائل-0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

سچی بوٹی کی گولیاں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH: 04524-212434, FAX: 213966

ناصر کنڈرگارٹن (رجسٹرڈ محکمہ تعلیم)

ربوہ میں سب سے قدیمی پرائیویٹ تعلیمی ادارہ

مکمل انگلش میڈیم سکول

نرسری۔ پریپ سے پانچویں جماعت تک میں داخلہ شروع ہے۔ پرنسپل

سی پی ایل نمبر 29

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021- 7724606
7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

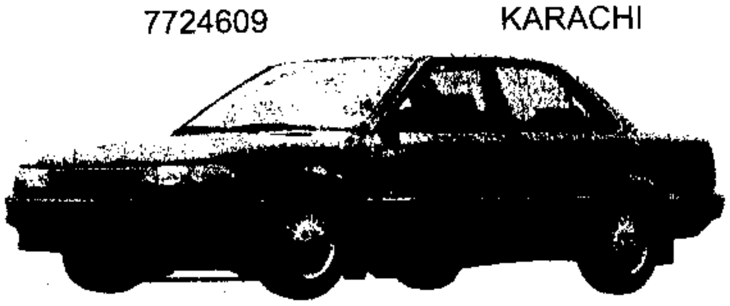

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606
7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3